بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۶۹	۱۹ نبوت ۱۳۴۵ہش ۔ ۵ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے

جو اسی پر مغرور رہے کہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے

"یہ بھی یاد رکھو کہ تقوےٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں بھی نہ ملاتی ہو مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بھی بُرا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سنیں؟ یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کے دلوں میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی حس ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ان مجلسوں میں جاکر ایسی باتیں سنتے؟

یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مؤاخذہ کے نیچے ہیں کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کا کیا ہے۔ لیکن جو چپکے ہو کر بیٹھے رہے ہیں وہ بھی اس گناہ کے خمیازہ کا شکار ہوں گے۔ اس حصہ کو بڑی توجہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو۔

یہ تو وہ پہلا حصہ ہے نیکی کا۔ مگر نیکی اسی پر ختم نہیں بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے۔ مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے۔ کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے۔ قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اسی پر مغرور رہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۷/۳۷۸)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۱۷ نومبر۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ناصر آباد سے بخیر و عافیت محمد آباد پہنچ گئے ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور سفر کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—● لاہور ۱۸ نومبر۔ (بذریعہ فون)۔ محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا ٹمپریچر کل ۱۰۶ درجہ تھا جو بعد میں کم ہو کر ۱۰۲ ہوگیا۔ بے ہوشی اسی طرح ہے۔ اور سانس بھی کل کی طرح اکھڑا اکھڑا ہے۔ بلڈ پریشر نارمل ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

—● ربوہ ۱۸ نومبر۔ محترم نیک محمد خان صاحب کو رات سے ٹمپریچر ۱۰۶ ہے۔ سانس کی تکلیف بھی اسی طرح ہے مسلسل آکسیجن دی جارہی ہے۔ کل سے خوراک بھی بند ہوگئی تھی۔ اب ناک کے راستہ ربڑ کے پائپ سے خوراک دی جارہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت محترم خان صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کیلئے دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے دینی نصاب بابت سال ۶۷-۱۹۶۶ء

(۱) قرآن کریم سورۃ النساء کا ترجمہ مختصر تفسیر
(۲) علم کلام — اسلام اور جہاد } ۷۵ نمبر
(۳) انٹرویو
عام دینی سوالات } ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۵ برس تک کی عمر کے تمام احمدی بچوں کو تحریک کی ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک پچاس ہزار روپیہ چندہ وقف جدید ادا کر دیں۔ امراء کرام صدر صاحبان و دیگر عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ حضور کے اس ارشاد پر پوری توجہ فرمائیں اور پوری کوشش فرمائیں تاکہ مطلوبہ رقم دسمبر تک وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء

زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت

(۴)

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پوری عبارت آپ کے ملفوظات سے درج کر دیتے ہیں تاکہ آپ کا مطلب پوری طرح واضح ہو جائے۔

"میں قرآن شریف سے استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے۔ قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ اور ما فرطنا فی الکتاب ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتدا کر۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے جیسے یہ کہا کہ نماز قائم کرو یا زکوٰۃ دو وغیرہ اور بعض امر بطور خلق ہوتے ہیں جیسے یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم۔ یہ امر جو ہے کہ تو سب کی اقتدا کر یہ بھی خلقی اور کونی ہے یعنی تیری فطرت کو حکم دیا کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے۔ اس میں یکجائی طور پر موجود ہوں اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہو گئیں۔

چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور یہ فرمایا کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ ختم نبوت کے یہی معنے ہیں کہ نبوت کی ساری خوبیاں اور کمالات تجھ پر ختم ہو گئے۔ اور آئندہ کے لئے کمالات نبوت کا باب بند ہو گیا۔ اور کوئی نبی مستقل طور پر نہ آئے گا۔

نبی عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں مشترک لفظ ہے جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پانے والا اور پیشگوئی کرنے والا جو لوگ براہ راست خدا سے خبریں پاتے تھے۔ وہ نبی کہلاتے تھے۔ اور یہ گویا اصطلاح ہو گئی تھی مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو بند کر دیا ہے۔ اور مہر لگا دی ہے کہ کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ کی امت میں داخل نہ ہو اور آپ کے فیض سے مستفیض نہ ہو۔ وہ خدا تعالےٰ سے مکالمہ کا شرف نہیں پا سکتا۔ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ بدوں اس امت میں داخل ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے کے بغیر ہی شرف مکالمہ الٰہی حاصل کر سکتا ہے تو اسے میرے سامنے پیش کرو۔

یہی ایک آیت زبردست دلیل ہے اس امر پر جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ بلکہ آنے والا اسی امت میں سے ہوگا۔ کیونکہ وہ نبی ہوں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کا فیضان حاصل کر سکتا ہی نہیں جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفادہ نہ کرے جو صاف لفظوں میں یہ ہے کہ آپ کی امت میں داخل نہ ہو۔ اب خاتم النبیین والی آیت تو صریح روکتی ہے پھر وہ کس طرح آسکتے ہیں۔ یا ان کو نبوت سے معزول کرو۔ اور ان کی یہ ہتک اور بے عزتی روا رکھو۔ اور یا یہ کہ پھر ماننا پڑے گا کہ آنے والا اسی امت میں سے ہوگا۔

نبی کی اصطلاح مستقل نبی پر بولی جاتی تھی۔ مگر اب خاتم النبیین کے بعد یہ مستقل نبوت رہی ہی نہیں۔ اسی لئے کہا ہے ؎

خارقے از ولی مسموع است
معجزہ آں نبی متبوع است

پس اس بات کو خوب غور سے یاد رکھو کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبوت کا شرف پہلے سے حاصل ہے۔ تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر آئیں۔ اور نبوت کو کھو دیں۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مستقل نبی کو روکتی ہے البتہ یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والا ہے کہ ایک شخص آپ ہی کی امت سے آپ ہی کے فیض سے وہ درجہ حاصل کرتا ہے جو ایک مستقل نبی کو حاصل ہو سکتا تھا لیکن

اگر وہ خود ہی آئیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ پھر اس خاتم الانبیاء والی آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور خاتم الانبیاء حضرت مسیح ٹھہریں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا بالکل غیر مستقل ٹھہر جاوے گا۔ کیونکہ آپ پہلے بھی آئے اور ایک عرصہ کے بعد آپ رخصت ہو گئے۔ اور حضرت مسیح آپ سے پہلے بھی رہے۔ اور آخر پر بھی وہی رہے۔ غرض اس عقیدہ کے ماننے سے کہ خود ہی حضرت مسیح آنے والے ہیں بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ اور ختم نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے جو کفر ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۱۳ تا ص۱۱۵)

مندرجہ بالا عبارت میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر اور ان کے بذات خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کی وجہ سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ مستقل نبی اور امتی نبی کا فرق واضح بیان کر دیا ہے۔

ہم نے گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے لئے جو الفاظ مثلاً بروزی۔ مجازی، ظلی، لغوی، غیر تشریعی اور محدثیت وغیرہ استعمال کئے ہیں۔ وہ الفاظ آپ نے امتی نبوت کو مستقل نبوت سے امتیاز کے لئے استعمال کئے ہیں۔ اور وہ امتیاز آپ کے الفاظ میں صرف یہ ہے کہ مستقل نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوتے تھے جو آپ کی پیروی کے بغیر درجہ نبوت حاصل کرتے تھے۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور امتی نبی وہ ہوتا ہے جو وہی درجہ نبوت جو مستقل نبی کو حاصل ہوتا ہے۔ بدوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ الفاظ مندرجہ اس نبوت کے تعین اور اس کے مختلف پہلوؤں کو ذہن میں مستحضر کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ورنہ یہ الفاظ کوئی اپنی مستقل حیثیت نہیں رکھتے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین۔ یعنی آپ کی ذات میں تمام ممکنہ کمالات نبوت جمع ہو گئے ہیں۔ اب آپ کے بعد جو نبی کا درجہ پائے گا۔ وہ آپ کا ہی بروز ہوگا اور چونکہ نبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اکمال پا چکی ہے۔ آپ کے بعد آپ کی امت میں نبی کا درجہ پانے والا مجازی طور پر ہی نبی ہو سکتا ہے۔ اور ظلی اس لئے کہ امتی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت کا عکس ہوگی۔ لغوی اس لئے کہ لغت میں نبی اس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر دوسروں کو سناتا ہے۔ غیر تشریعی اس لئے کہ پوری شریعت آنحضرت پر نازل ہو چکی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر اتمام نعمت کر دی ہے اب شریعت کا کوئی حصہ باقی نہیں جو نازل کیا جائے۔ اس لئے کسی مستقل نبی کی ضرورت نہیں۔ ہذا امتی نبی کوئی شریعت لے کر مبعوث نہیں ہوگا۔ محدث اس لئے کہ مکالمہ مخاطبہ جو نبوت کا حصہ ہے امتی نبی کو بھی وافر صورت میں ملتا ہے۔ صاحب موصوف محدث کے لفظ کی بھی آڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کا دعوےٰ صرف محدثیت کا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی بوجہ مکالمہ و مخاطبہ کے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۳۰ر اکتوبر ۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

۳۰ر اکتوبر ۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری مسیح اللہ صاحب پسر محترم چوہدری حاکم علی صاحب، چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھاتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :۔

جسم تو تھکا ہوا بھی ہے اور ٹوٹا ہوا بھی لیکن

روح بڑی خوشی محسوس کر رہی ہے

کہ اس وقت ایک ایسی عزیزہ کے نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوں جس کے والد نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر خدمتِ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی توفیق حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خود اپنی مغفرت اور رحمت کے نتیجہ میں ہر رنگ میں بہتر سے بہتر جزا محترمی و مخدومی مرزا عبد الحق صاحب کو اپنی طرف سے دے۔ نیز اس رنگ میں بھی جزا دے کہ ان کی اولاد میں بھی وہ جذبۂ خدمت اور وہ جذبۂ فدائیت جوان بچوں کے والد

مخدومی مرزا عبد الحق صاحب

سے مختلف وقتوں میں اسلام اور احمدیت کے لئے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ موجزن رہے اور اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے فدائی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم اور بے نفسی سے خدمت کرنے والے وجود پیدا کرتا رہے اور ہمیشہ ہی اس خاندان پر اپنے فضل اس رنگ میں فرماتا رہے کہ وہ دنیا میں بھی ایک نمونہ بنیں اور اُخروی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے خوشیوں کے دن دیکھیں کہ وہاں کی خوشیاں ہی حقیقی خوشیاں ہیں۔

ایجاب و قبول کرانے کے بعد فرمایا :۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر قسم کی برکتوں سے نوازے۔

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ (بیگم خان بہادر محمد دلاور خان صاحب مرحوم آف چار باغ ضلع مردان) سخت بیمار ہیں۔ فیڈل کے فوجی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کو بہت عرصے سے جگر اور دل کی بیماری ہے۔ ساتھ ہائی بلڈ پریشر بھی ہے۔ ایکسرے کے بعد پتہ لگا کہ پلوریسی ہے۔ اس قدر کمزور ہیں کہ علاج بھی پوری طرح نہیں ہو سکتا۔ ہم سب بہن بھائی بہت پریشان ہیں۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور تمام دیگر احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے اور ہماری پریشانی دُور کرے۔

(کلثوم بیگم بنت خان بہادر محمد دلاور خان صاحب مرحوم)

تعلیمِ نسواں کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نظریہ

(حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی)

علم انسان کی روح کی غذا ہے۔ علم سے ہی انسان کی انسانیت کے جوہر کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کی روحانی تشنگی بجھانے کے لئے اسے علم عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وعلّم اٰدم الاسمآء کلّھا

اس سے ظاہر ہے کہ تمام علوم کی ابتداء الہام کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"پہلی چیز جس کی بنیاد انسان کی پیدائش کے بعد رکھی گئی وہ علم ہے۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ نے ساری چیزیں ابتداء میں خود بنائی ہیں اور پھر ان کی ترقی انسان کے سپرد کی ہے اس طرح علم کی بنیاد خدا تعالیٰ نے خود رکھی اور اس کی ترقی انسان کے سپرد کر دی۔ جیسے پہلا آدم خدا تعالیٰ نے خود بنایا آگے ترقی انسانوں کے سپرد کر دی۔ پہلے آگ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی پھر اس کا قائم رکھنا انسان کے سپرد کر دیا۔ اس طرح تمام اشیاء کی ابتداء خدا تعالیٰ نے خود قائم کی اور انہیں آگے ترقی انسان نے دی۔ یہی حال علم کا ہے۔ پہلے علم خدا تعالیٰ نے دیا آگے اس میں ترقی انسان کرتے گئے۔ اسے بڑھاتے گئے اور ہم برابر ابتداء سے اب تک دیکھتے چلے آتے ہیں کہ انسان علم میں ترقی کرتا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اس قسم کے بھی موجود ہوتے ہیں جو علوم کی قدر نہیں کرتے اور ایسے وجود بھی ابتداء سے ہی چلے آئے ہیں۔ ایسے وجودوں کا نام ابلیس رکھا گیا ہے۔ یعنی ناامیدی میں مبتلا رہنے والا۔ درحقیقت امید ہی تمام علوم کو بڑھانے اور ترقی دینے والی ہوتی ہے اور جتنی زیادہ امید ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ علوم میں ترقی کی جا سکتی ہے۔"

پس جب ابتداء سے انسان کی عظمت اور ترقی آدم سے مشابہ ہونے یعنی علم حاصل کرنے پر ہے اور علم سے مایوس ہونا ابلیس بننا ہے تو سمجھ لو انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ علم حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے معنے علم اور کفر کے معنے جہالت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی جگہ جہالت کا لفظ کفر کے معنوں میں استعمال فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

کہ جو اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانتا وہ کفر کی موت مرتا ہے۔"

پس ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ خود علم سیکھے اور علم پھیلانے کی کوشش کرے اور جس طرح مسلمان کے لفظ سے مرد مخاطب ہیں اسی طرح عورتیں بھی ہیں۔"

(الفضل ۲۱ر مارچ ۱۹۲۵ء جلد ۱۲ نمبر ۱۰۴)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق کہ

طلب العلم فریضۃ علٰی کلّ مسلمٍ ومسلمۃٍ

ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے علم حاصل کرنا فرض ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعتِ احمدیہ کی خواتین کی تعلیم کے لئے ازحد کوشش کی۔ جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو قادیان میں بچیوں کے لئے صرف ایک پرائمری سکول جاری تھا جس میں تیس چالیس تک طالبات کی تعداد تھی۔ آپ نے خلیفہ ہوتے ہی عورتوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ پرائمری سکول سے مڈل سکول ہوا اور مڈل سکول

سے ہائی سکول بنا۔ ہجرت کے وقت قادیان میں دو زنانہ سکول تھے۔ ایک ہائی اور ایک مڈل۔ ہائی سکول کے ساتھ بچیوں کی اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے بھی ایک دینیات کالج جاری فرمایا اور عورتوں کی تعلیم کے لئے ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء کو آپ نے ایک مدرسۃ الخواتین جاری فرمایا جس میں آپ خود بھی پڑھایا کرتے تھے۔ یہ مدرسہ اس غرض سے جاری کیا گیا تھا تا جماعت کی مستورات دینی و دنیوی علوم کے زیور سے آراستہ ہو کر جماعت کی بچیوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لے سکیں۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"عورتوں کی تعلیم سے مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی خاص دلچسپی ہے۔ مَیں نے اس کی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سُنے ہیں اور اختلافی آراء بھی سُنی ہیں لیکن پھر بھی پورے یقین کے ساتھ اس رائے پر قائم ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا اس وقت قادیان میں عورتوں کا صرف پرائمری سکول تھا لیکن مَیں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو قرآن کریم اور عربی کی تعلیم دی اور انہیں تحریک کی کہ مقامی عورتوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ پڑھائیں۔ مَیں نے اپنی ایک بیوی کو خصوصیت کے ساتھ اس لئے تیار کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے ساتھ دوسری عورتوں کو فائدہ پہنچائیں گی لیکن خدا تعالےٰ کی مشیت تھی کہ میرے سفر ولایت سے واپسی پر وہ فوت ہو گئیں۔"

(مصباح ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا قومی ترقی کے لئے بہت ہی ضروری تھا۔ آپ کی ذاتی دلچسپی کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہجرت کے بعد بھی جبکہ سارا ملک ایک بحران میں سے گذر رہا تھا جماعت پر بھی بہت بڑا مالی بوجھ تھا لیکن ربوہ کے آباد ہوتے ہی یہاں لڑکیوں کا سکول جاری کر دیا گیا۔ اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ۱۹۵۱ء میں لڑکیوں کا کالج بھی جاری کر دیا گیا جو آج خدا تعالےٰ کے فضل سے پاکستان کے تمام زنانہ کالجوں کے مقابلہ میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کیلئے سکول اور کالج جاری فرمائے تا ان کی ذہنی نشو و نما ہو۔ ان کی صلاحیتیں اُجاگر ہوں۔ وہ قومی نظام کا ایک کارآمد پُرزہ بن سکیں اردو لکھنا پڑھنا اس لئے سیکھیں تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر سکیں وہ انگریزی بولنا اور پڑھنا اس لئے سیکھیں تا اسلام کو ان خواتین کے سامنے پیش کر سکیں جو انگریزی بولتی اور سمجھتی ہیں۔ وہاں کبھی بھی آپ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ لڑکیوں کی تعلیم محض ڈگریاں لینے کے لئے ہو یا نوکریاں کرنے کے لئے بلکہ بار بار آپ نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کو واضح فرمایا ہے کہ علم سے مراد دینی علم ہے۔ قرآن مجید کا علم ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اس کے بعد مَیں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے ضروری تعلیم دینی تعلیم ہے کس طرح سمجھاؤں کہ تمہیں اس طرف توجہ پیدا ہو۔ اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا مامور آیا اور اس نے چالیس سال تک متواتر خدا کی باتیں سُنا کر ایسی خشیت الٰہی پیدا کی کہ مردوں میں سے کئی نے غوث، قطب، ولی، صدیق اور صلحاء کا درجہ حاصل کیا۔ ان میں سے کئی ہیں جو اپنے رتبہ کے لحاظ سے کوئی تو ابو بکرؓ اور کوئی عثمانؓ۔ کوئی علیؓ کوئی زبیرؓ۔ کوئی طلحہؓ ہے۔ تم میں سے بھی اکثر کو اس نے مخاطب کیا اور انہیں خدا کی باتیں سنائیں اور ان کی بھی اس طرح تربیت کی مگر تب بھی وہ اس رتبہ کو حاصل نہ کر سکیں۔ اس کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے تم میں ایک صدیقی وجود کو کھڑا کیا مگر اس سے بھی وہ رنگ پیدا نہ ہوا۔ پھر خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا اور پندرہ سال سے متواتر درس اور اکثر وعظ و نصائح اور لیکچر میں دین کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور ہمیشہ یہی میری کوشش رہی ہے کہ عورتیں ترقی پائیں مگر پھر بھی ان میں وہ روح پیدا نہ ہو سکی جس کی مجھے خواہش تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ پچھلے دنوں مَیں نے یہاں کی عورتوں سے ایک سوال کیا تھا کہ تم کسی ایک عورت کا بھی نام بتاؤ جس نے قرآن کریم پر غور کر کے اسکے کسی نکتہ کو معلوم کیا ہو۔۔۔۔۔۔ اس کی صرف یہ وجہ ہے کہ تم قرآن کو قرآن کر کے نہیں پڑھتیں۔ اور نہیں خیال کرتیں کہ اس کے اندر علم ہے، فوائد ہیں۔ حکمت ہے بلکہ صرف خدائی کتاب سمجھ کر پڑھتی ہو کہ اس کا پڑھنا فرض ہے۔ اسلئے اس کی معرفت کا دروازہ تم پر بند ہے۔ دیکھو قرآن خدا کی کتاب ہے اور اپنے اندر علوم رکھتا ہے۔ قرآن اس لئے نہیں کہ پڑھنے سے جنّت ملے گی۔ اور نہ پڑھنے سے دوزخ بلکہ فرمایا کہ فیہ ذکرکم اس میں تمہاری روحانی ترقی اور علوم کے سامان ہیں۔ قرآن ٹونہ نہیں۔ یہ اپنے اندر حکمت اور علوم رکھتا ہے۔ جب تک اس کی معرفت حاصل نہ کرو گی۔ قرآن کریم تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ تم میں سے سینکڑوں ہوں گی جنہوں نے کسی نہ کسی سچائی کا اظہار کیا ہو گا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ تمہارے اس علم کا ماخذ کیا ہے تو وہ ہرگز ہرگز قرآن کو پیش نہ کریں گی بلکہ ان کی معلومات کا ذریعہ کتابیں، رسائل، ناول یا کسی مصنّف کی تصنیف ہوں گی اور غالباً ہماری جماعت کی عورتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب ہو گی۔ تم میں سے کوئی ایک بھی یہ نہ کہے گی کہ مَیں نے فلاں بات قرآن پر غور کرنے کے نتیجہ میں معلوم کی ہے۔ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ قرآن جو دنیا میں اپنے اندر خزانے رکھتا ہے اور سب بنی نوع انسان کے لئے یکساں ہے اس سے تم اس قدر لاعلم ہو۔ اگر قرآن کا دروازہ تم پر بند ہے تو تم سے کس بات کی توقع ہو سکتی ہے۔"

(مصباح ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء اقتباس تقریر جلسہ سالانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۱۹۲۹ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر کا یہ اقتباس ظاہر کرتا ہے کہ آپکے دل میں ایک آگ سی لگی ہوئی تھی کہ احمدیہ خواتین اور بچیوں میں قرآن مجید کا فہم ہو۔ وہ قرآن مجید ترجمہ سے پڑھیں سمجھیں اور اسکے نور کی شمع سے دوسری خواتین کو منور کریں۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بارہا اپنی تقریروں میں آپ نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ اصل علم دین کا علم ہے۔ لڑکیوں کو تعلیم دلوانے کی یہ غرض نہیں کہ بچیاں صرف حساب، انگریزی اور دوسرے علوم سیکھ کر ڈگریاں لے لیں یا نوکریاں کریں بلکہ اعلیٰ تعلیم سے مُراد یہ ہے کہ جہاں دنیوی تعلیم حاصل کریں وہاں ساتھ ساتھ قرآن مجید کا علم، حدیث کا علم سیکھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر عبور حاصل ہو ہر مسئلہ کے متعلق صحیح علم ہو تا جہاں اپنی جماعت کی بچیوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کر سکیں وہاں دوسری خواتین کے لئے ہدایت و اصلاح کا موجب بنیں۔ جہاں آپ نے سر توڑ کوشش اسلئے کی کہ جماعت کی ایک بچی بھی جاہل نہ رہ جائے۔ لوگوں نے آپکی مخالفت کی مگر آپ برابر جماعت میں بچیوں کے والدین کو انکی تعلیم کی طرف توجہ دلاتے رہے اور ان کی تعلیم کا انتظام کرتے رہے وہاں آپ نے اس امر سے تنفر کا اظہار فرمایا کہ جب تعلیم عام ہوئی تو بچیوں کے والدین بجائے اسکے کہ دینی علم کی طرف توجہ دیتے ان کو ڈگریاں دلوانے میں فخر محسوس کرنے لگ پڑے۔ آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں نہیں سمجھتا کہ سکندر یا تیمور کو ملک فتح کرنے کا اتنا شوق ہو گا جتنا کہ آجکل کے ماں باپ لڑکیوں کو اعلےٰ ڈگریاں دلانے کے شائق ہیں۔ یہ ایک فیشن ہو گیا ہے جو انگریزوں کی ریس اور تقلید میں ہے۔ اور اس فیشن کی رو جنون کی حد تک پہنچ چکی ہے۔۔۔ پہلے جنون تھا جہالت کا اور اب جنون ہے موجودہ طریقِ تعلیم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک جہالت ہے۔۔۔۔۔۔

آج کل عورتوں میں ڈگریاں پانے کا جنون پیدا ہو رہا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم مہذب نہیں کہلا سکتیں جبتک کہ کوئی اعلیٰ ڈگری ہمارے پاس نہ ہو مگر یہ ان کی جہالت کا ثبوت ہے۔ مَیں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی جماعت کی عورتوں کو جہاں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دوں وہاں یہ بھی بتاؤں کہ کتنی تعلیم اور کیسی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔"

پھر آپ نے فرمایا:۔

"ایک عورت ہے جو اپنی عمر کو ریاضی کے مسئلے سیکھنے میں گزار دے اور بچوں کی تربیت اور خانہ داری کے فرائض کو چھوڑ دے تو اسے عقلمند یا علم سیکھنے والی کون کہے گا۔ مرد تو علم سیکھنے کے لئے مجبور ہے کیونکہ اسنے روزی پیدا کرنی ہے۔ مگر عورت کو ریاضی کے سوال حل کرنیکی کیا ضرورت ہے؟ یہ علم نہیں یہ جہالت ہے۔"

(مصباح ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۶۶ء

محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں

ذیل میں ان اصحاب کی اسمواد فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو اس سال قافلہ قادیان میں شمولیت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ ان سب دوستوں کو ویزا فارم اور سائیکلوسٹائل کردہ چٹھی بابت منظوری و ہدایات بھجوا دی گئی ہے۔ امید ہے انہوں نے بلاتوقف اپنے پاسپورٹ اور ویزا فارم حسب ہدایت مکمل کر کے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب۔ ایڈووکیٹ....... الائینس بلڈنگ مولجی سٹریٹ کراچی ۲ کے پتہ پر رجسٹری کر کے بھجوا دیے ہوں گے۔

قافلہ انشاء اللہ تعالیٰ لاہور سے ۲۰ دسمبر ۶۶ء کو روانہ ہوگا۔ اہل قافلہ کا انتظام جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ میں کیا گیا ہے۔ البتہ جن دوستوں کے لاہور میں قیام کا پرائیویٹ انتظام موجود ہے۔ وہ اپنی پرائیویٹ قیام گاہوں میں ٹھہر سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہوگا کہ وہ میرے دفتر کے عملہ کو جو ان دنوں جودھامل بلڈنگ میں ہوگا۔ اپنی حاضری نوٹ کروا دیں اور ضروری ہدایات حاصل کر لیں۔

پاسپورٹ اور ویزے اہل قافلہ کو کراچی سے موصول ہونے پر میرے دفتر کے ذریعہ لاہور سے مل جائیں گے اپنے ہاں وہ انتظار نہ کریں۔

چونکہ یہ دینی سفر ہے اسلئے دعا کر کے گھر سے نکلیں اور سفر کے تقدس کے پیش نظر جاتے ہوئے اور آتے ہوئے پورا اہتمام رکھیں اور کوئی قابل اعتراض چیز اپنے ساتھ نہ رکھیں

امیر قافلہ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ موتی مینشن ۲ میکلوڈ روڈ لاہور کو مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان کی پوری اطاعت کریں۔ (ناظر خدمتِ درویشاں)

۱۔ انوار الحق صاحب ولد عبدالحق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ
۲۔ احسان اللہ ظفر صاحب ولد چوہدری ظفر اللہ صاحب 823 سمن آباد لاہور
۳۔ میاں بشیر احمد صاحب شیرا ولد راجہ خاں صاحب جناح روڈ لاہور
۴۔ بشارت احمد صاحب کوثر ولد فتح محمد صاحب وقف جدید ربوہ
۵۔ خواجہ جمیل احمد صاحب ولد خواجہ عبدالحمید صاحب گولبازار ربوہ
۶۔ شیخ خادم حسین صاحب ولد شیخ محمد حسین صاحب جہانگیر روڈ کراچی
۷۔ حبیب اللہ صاحب بٹ ولد رحمت اللہ صاحب بٹ شرف آباد کراچی
۸۔ حنیف احمد ولد محمد یوسف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۹۔ حمید اللہ صاحب ولد محمد بخش صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۱۰۔ خلیل احمد صاحب شمیم ولد ناظر دین صاحب انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
۱۱۔ خدا بخش صاحب ولد فقیر محمد صاحب جمال بیکری گولبازار ربوہ
۱۲۔ حمید الدین صاحب ولد نواب دین صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ
۱۳۔ سید داؤد احمد صاحب ولد سید محمد اسحٰق صاحبؓ ربوہ ضلع جھنگ
۱۴۔ رحمت خاں صاحب ولد خوشی محمد صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات
۱۵۔ داؤد احمد صاحب ناصر ولد شاہ محمد صاحب ریلوے روڈ لائلپور
۱۶۔ شمس الحق صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب 93B/A سمن آباد لاہور
۱۷۔ سمیع اللہ صاحب سیال ولد رحمت اللہ صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۱۸۔ سردار محمد احمد صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۔ سید علی صاحب ہاشمی ولد محمد عزیز الدین صاحب چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۲۰۔ سلطان احمد صاحب ولد فضل احمد صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۔ سعید اللہ خاں صاحب ولد چوہدری علی احمد خاں صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ
۲۲۔ چوہدری صفدر صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۲۳۔ طاہر احمد صاحب معرفت سن رائز پرنٹنگ پریس فلیمنگ روڈ لاہور
۲۴۔ عبدالحی صاحب بٹ ولد منشی محمد عبداللہ صاحب شاہنواز لمیٹڈ راولپنڈی
۲۵۔ حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی ولد عبدالرحمٰن صاحب کاغانی سید مٹھا بازار لاہور
۲۶۔ عبدالغفار صاحب قمر ولد عبداللطیف صاحب ۷ ٹمپل روڈ لاہور
۲۷۔ عبدالحفیظ خاں صاحب ولد محمد ابراہیم خاں صاحب مکان ۴۵ کرشن نگر لاہور
۲۸۔ عبدالمنان خلیفہ صاحب ولد عبدالرحیم صاحب لکڑ منڈی روڈ کوئٹہ
۲۹۔ عبدالحفیظ کھوکھر صاحب ولد کھوکھر عبدالرحیم صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
۳۰۔ چوہدری عبدالغفور صاحب ولد چوہدری غلام قادر صاحب جام شورو (حیدرآباد)
۳۱۔ عبدالسلام صاحب ولد حافظ محمد ابراہیم صاحب سکندرآباد کالونی کراچی
۳۲۔ عبدالرزاق صاحب ولد اللہ بخش صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ
۳۳۔ عبدالغفار صاحب سوئی ولد اللہ بخش صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۳۴۔ چوہدری عبدالغنی صاحب ولد چوہدری عبداللہ خاں صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۳۵۔ عبداللطیف صاحب ولد عبدالرحمٰن صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
۳۶۔ عطاء اللہ صاحب ولد گل محمد صاحب چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۳۷۔ عبدالحلیم صاحب طاہر ولد عبداللطیف صاحب خورشید محلہ دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ
۳۸۔ عبدالکریم صاحب جاوید ولد عبداللطیف صاحب خورشید دارالنصر ربوہ
۳۹۔ مرزا عبدالحمید صاحب ولد غلام محمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۴۰۔ عبدالرشید صاحب ظفر ولد عبدالرحمٰن صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۴۱۔ مرزا عبدالرشید صاحب ولد مرزا محمد عبداللہ صاحب دارالیمن ربوہ
۴۲۔ عبدالسمیع خاں صاحب ولد چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۴۳۔ عبدالوہاب احمد صاحب ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۴۴۔ عبدالمنان خاں صاحب ولد مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۴۵۔ عطاء المجیب صاحب راشد ولد مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ربوہ۔ ضلع جھنگ
۴۶۔ ڈاکٹر عبدالحق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور
۴۷۔ عبدالقیوم صاحب نیلہ گنبد لاہور
۴۸۔ ملک غلام احمد صاحب ولد محمد دین صاحب ۳۶۰ رحمان چوک منٹگمری
۴۹۔ مرزا غلام احمد صاحب ولد مرزا عزیز احمد ربوہ۔ ضلع جھنگ
۵۰۔ غلام مجتبیٰ صاحب ولد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۵۱۔ بابو قاسم الدین صاحب ولد میاں دسوندھی صاحب محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر
۵۲۔ گل محمد صاحب ولد چوہدری بوٹے خاں صاحب معلم وقف جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
۵۳۔ گلزار احمد صاحب میو روڈ لاہور
۵۴۔ مرزا لطف الرحمٰن صاحب ولد مرزا برکت علی صاحب معرفت وکالت تبشیر ربوہ ضلع جھنگ
۵۵۔ لطیف احمد صاحب خالد ولد محمد حسین صاحب سرکلر روڈ لائلپور
۵۶۔ مبارک احمد صاحب نذیر ولد ایم نذیر احمد علی صاحب اسلامیہ پارک لاہور
۵۷۔ قریشی مسعود احمد صاحب ولد میاں اللہ بخش صاحب ۸/۵۵۷ عزیز آباد کراچی
۵۸۔ قاضی محمد رفیق صاحب ولد ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ۲۹ میلارام روڈ لاہور
۵۹۔ محمود احمد صاحب چیمہ ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ
۶۰۔ چوہدری محمد صدیق صاحب ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب D/461 بوہڑ بازار راولپنڈی
۶۱۔ منیر احمد ولد چوہدری محمد صدیق صاحب D/461 بوہڑ بازار راولپنڈی
۶۲۔ منور شمیم خالد صاحب ولد محبوب عالم صاحب خالد ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
۶۳۔ منور احمد صاحب ولد محمد دریام صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۶۴۔ سید محمد احمد صاحب ولد میر محمد اسمٰعیل صاحب کیمبل پور روڈ پشاور
۶۵۔ ملک ممتاز احمد صاحب ولد ملک محمد شفیع صاحب کلب روڈ کوئٹہ
۶۶۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب ولد کرم الٰہی صاحب جیک چند روڈ کوئٹہ
۶۷۔ محمد حلیم اقبال صاحب ولد قریشی محمد سلیم صاحب محلہ کھٹیکاں سیالکوٹ
۶۸۔ محمد سلطان اکبر صاحب ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۶۹۔ محمد علیم الدین صاحب ولد محمد عزیز الدین صاحب کارڈن روڈ کراچی
۷۰۔ قریشی محمود احمد صاحب ولد قریشی محمد دین صاحب ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور
۷۱۔ سید مسعود احمد صاحب ولد سید محمد اسحٰق احمد صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
۷۲۔ مشتاق احمد صاحب خالد ولد شیخ عبدالکریم صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۷۳۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ولد حاجی امام بخش صاحب چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۷۴۔ مظفر احمد صاحب خادم ولد فتح محمد صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
۷۵۔ محمد شفیع صاحب ولد قریشی محمد رمضان صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۷۶۔ محمد شجاعت علی صاحب ولد شیخ سعدی ربوہ ضلع جھنگ
۷۷۔ محمد علی صاحب بھروانہ ولد مہر بہاول خاں ربوہ ضلع جھنگ۔
۷۸۔ مقصود احمد صاحب ولد چوہدری فرزند علی صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ
۷۹۔ منصور احمد خاں صاحب ولد مسعود احمد خان ربوہ۔ ضلع جھنگ
۸۰۔ محمد انور صاحب ولد خیر الدین صاحب ربوہ۔ ضلع جھنگ

۸۱ - محمد صدیق انور صاحب ولد نور محمد صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۲ - مبشر احمد صاحب ثاقب ولد ایم عبدالعزیز صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۳ - مبارک احمد صاحب ولد شیخ امام دین صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۴ - محمود احمد صاحب ولد چوہدری منظور حسین صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۵ - محمد ابراہیم صاحب ولد چوہدری عطا محمد صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۶ - محمد رفیع صاحب ولد چوہدری لعل خاں صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۷ - مرزا محمد صادق صاحب ولد مرزا فیض بیگ صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۸ - سید منیر احمد صاحب باہری ولد سید مبارک علی شاہ صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۸۹ - محمد لطیف صاحب بٹ ولد محمد یوسف صاحب بٹ احمد نگر - ضلع جھنگ
۹۰ - محمد حنیف صاحب ولد قریشی محمد شفیع صاحب گولبازار ربوہ - ضلع جھنگ
۹۱ - محمد انور خاں صاحب ولد ملک محمد خورشید صاحب ہونیاں منڈی صدر بازار - لاہور چھاؤنی
۹۲ - محمد یحییٰ صاحب ولد محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور
۹۳ - قریشی مسعود احمد صاحب ولد قریشی محمود احمد صاحب ۸ میکلوڈ روڈ لاہور
۹۴ - ایم ایس جاوید صاحب ولد فضل محمد صاحب بیکا نیری گیٹ - بہاولپور
۹۵ - نور الحق صاحب انور ولد علی محمد صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۹۶ - چوہدری نصیر احمد صاحب ولد شرف دین صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۹۷ - نور احمد صاحب ناصر ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۸ میکلوڈ روڈ لاہور
۹۸ - نذیر احمد صاحب ولد عبدالغفور صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۹۹ - نصر اللہ خاں صاحب ناصر ولد مہر اللہ دتا صاحب ربوہ - ضلع جھنگ
۱۰۰ - وحید سلیم ایڈووکیٹ - لاہور

ناقابلِ فراموش واقعات
اور
لاجواب دلائل کا مجموعہ

بُرہانِ ہدایت

کے نام سے ایک نئی کتاب عنقریب با زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے علماء کرام اور مشاہیر مبلغین عظام کے علمی کارنامے جو انہوں نے ہر میدان مقابلہ میں سرانجام دیکر ہر مخالف کو حجت اور برہان کی رُو سے مغلوب کیا یہ دلچسپ اور مدلل واقعات کا تاریخی مجموعہ اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے زیرِ تبلیغ احباب کے لئے ابھی سے ریزرو کروالیں۔ نئی صد صفحات اور متعدد فوٹو بلاک پر مشتمل ہوگا۔
المعلن عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل مؤلف بشارات رحمانیہ وغیرہ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخان

لیڈر بقیہ (صہ ۳)

محدث بھی لازماً ہوتا ہے لیکن ہر محدث نبی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک غلطی کا ازالہ میں واضح کیا ہے تحدیث کے معنی کسی لغت میں اللہ تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانا نہیں ہیں۔ البتہ آپ محدث بھی تھے نبی بھی تھے کیونکہ آپ کا دعویٰ امتی نبی کا ہے ورنہ مخالفین کو سمجھانے کے لئے تو آپ نے یہاں تک بھی فرمایا ہے کہ جس کو وہ علما مکالمہ و مخاطبہ کہتے ہیں اس کی اکثریت کا نام آپ نبوت رکھتے ہیں۔ یہ آپ نے اپنی نبوت کا تصور دلانے کے لئے اور اس کی طرف راہنمائی کے لئے فرمایا ہے۔ اس کی وضاحت اسلئے ضروری تھی کہ مخالفین آپ پر مستقل نبوت کا الزام لگاتے تھے جو بدوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے آپ سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام کو ملتی تھی۔ آپ نے اس الزام کا جواب دینے کے لئے فرمایا کہ آپ لوگ بھی ایک امتی کے لئے مکالمہ و مخاطبہ کے قائل ہیں۔ جب یہ بات ایک امتی کو حاصل ہو سکتی ہے تو اگر اسکی کثرت کی وجہ سے ایک فردِ امت کو امتی نبی کا نام دینے میں کیا ہرج ہے۔

جماعتوں کی تربیت کیلئے امراءِ اضلاع آدمی مہیا کریں

گذشتہ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں تجویز ۱۱ یہ تھی کہ :-

"پاکستان میں کثرت دیہاتی جماعتوں کی ہے۔ اس وقت ان کی تربیت کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور معلمین کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ یہ ضرورت کما حقہٗ پوری نہیں ہو رہی۔ لہٰذا چاہیئے کہ نظارت اصلاح و ارشاد یا وقف جدید یہ انتظام کرے کہ ہر دیہاتی جماعت میں سے ایک شخص کو لے کر اس کی چھ ماہ یا سال میں تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور وہ واپس آ کر تعلیمی اور تربیتی امور میں جماعت کی راہنمائی کر سکے"۔

سب کمیٹی نے اس تجویز کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا۔ کہ جماعتیں آدمی بھجوائیں اور ایک سال یا چھ ماہ کے اخراجات کا بندوبست کریں وغیرہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ :-

"جماعتیں اخراجات کیوں برداشت کریں۔ یہاں لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام ہوگا۔ ویسے جماعتیں انہیں جیب خرچ دینا چاہیں تو دے دیں۔ آپ آدمی بھجوانے والے بنیں۔ یہاں تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ اصل کام انتظام کرنا نہیں بلکہ اصل کام موزوں آدمی کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوانا ہے اور اس کی ذمہ داری امراء ضلع پر ڈالنی چاہیئے اور خصوصاً صوبہ سرحد کی جماعت پر چونکہ وقف جدید انجمن احمدیہ کی رپورٹ ہے کہ وہ موزوں آدمی مہیا نہیں کرتی۔ غرض آپ آدمی بھجوائیں ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ آپ یہ تجویز پاس کر کے اور خوش ہو کر گھروں کو چلے جائیں گے اور آدمی کوئی نہیں بھیجیں گے تو خالی تجویز پاس کرنے سے پتہ نہیں بنے گا"۔

نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ امراء ضلع کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے موزوں آدمی بھجوائیں۔ اگر سیکرٹریان اصلاح و ارشاد بھیجے جاتے۔ جو کام کرتے ہوں اور سلسلہ کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں تو مناسب ہوگا۔ نظارت ہذا جماعتوں سے ۲۰ نومبر تک جواب کی انتظار کرے گی۔ جب ہمارے پاس موزوں احباب کے نام پہنچ جائیں گے۔ تو فہرست اور تاریخ استفادہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جواب جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش کی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نظارت اصلاح و ارشاد کا رعائتی قیمت لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱ - نشان مسیح موعودؑ	پیسے ۵۰	۵ - مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱-۵۰
۲ - القول المبین	۵۰	۶ - مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۲-۰۰
۳ - حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰	۷ - احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱-۵۰
۴ - امام المہدی کا ظہور	۲	۸ - نبوت و خلافت کے متعلق ۹ اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی وفات پر

بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی المناک وفات پر اندرون ملک کے علاوہ بیرون ممالک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے بھی کثرت سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں چونکہ تفصیلی قراردادیں شائع کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اسلئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں۔ جہاں سے یہ قراردادیں موصول ہو رہی ہیں :-

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) جماعت ہائے احمدیہ امریکہ۔ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ (ویسٹ انڈیز)
جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد (بھارت) جماعت احمدیہ گی آنا (جنوبی امریکہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۱۷ ؍نومبر۔ صدر ایوب نے کل یہاں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہم سب کو ایک ایسی دنیا وجود میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس میں ہر بچے، بوڑھے اور جوان کو کافی مقدار میں خوراک مہیا ہو سکے اور اس دنیا میں بھوک، افلاس اور بیماری کا وجود نہ ہو۔ صدر ایوب نے یہ بات اپنے اس پیغام میں کہی جو انہوں نے کولمبو منصوبے کی مشاورتی کمیٹی کے سترھویں اجلاس کے موقع پر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسی دنیا میں جہاں کشیدگی اور نظریاتی اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ کولمبو منصوبہ مختلف ممالک کے درمیان دوستی تعاون اور برادرانہ جذبے کو تقویت دینے کا باعث ہے۔

صدر ایوب نے کہا کہ کولمبو منصوبے کو آج جو بڑے بڑے مسائل درپیش ہیں ان میں سے ایک ایشیا کے ترقی پذیر ممالک کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے مجھے یہ بات معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ مشاورتی کمیٹی نے اس مسئلہ کو اپنے اجلاس کا خاص موضوع قرار دیا ہے اگر بڑھتی ہوئی آبادی کو بر وقت نہ روکا گیا تو ہمارے سامنے ایک ایسا وقت آ جائے گا جب ایشیا کے عوام کو اپنی بقا کے لئے زبردست جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک ایسی دنیا وجود میں لائیں جہاں پر عورت اور بچے کو وافر مقدار میں غذا مل سکے۔ اور بھوک اور بیماری کا وجود نہ ہو۔

● عمان ۱۷ ؍نومبر۔ اردن کا تجارتی وفد جلد ہی پاکستان کا دورہ کرے گا۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان مزید تجارت بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ گزشتہ سال دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے تھے مگر اس کے باوجود تجارت نہایت معمولی رہی۔

پاکستان کی طرح اردن بھی اپنی درآمد برآمد میں توازن پیدا کرنا چاہتا ہے پاکستان نے اردن سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اردن میں تیار ہونے والی تمام فاسفیٹ خرید لیا کرے گا۔ گزشتہ سال اردن میں ۸ لاکھ ٹن فاسفیٹ تیار ہوئی۔

● پیکنگ ۱۷ ؍نومبر۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ماؤزے تنگ نے کافی عرصہ کی خاموشی کے بعد کل پیکنگ کے سرخ چوک میں عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے مطابق جونہی ماؤزے تنگ اجتماع سے خطاب کرنے پلیٹ فارم پر آئے تو ڈیڑھ لاکھ افراد نے انتہائی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا۔ اس اجتماع میں اکثریت سرخ محافظوں کی تھی۔

ماؤزے تنگ نے تقریر کرنے سے قبل "کامریڈ زندہ باد" کا نعرہ لگایا اس موقع پر انہوں نے چینی عوام کو تلقین کی کہ وہ آپس میں بھائی چارہ پیدا کریں اور ثقافتی انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔

● واشنگٹن ۱۷ ؍نومبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے پھر کہا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ویٹ نام میں اپنی کارروائیوں کو بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

● نئی دہلی ۱۷ ؍نومبر۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر برزنیف نے پھر اعلان کیا ہے کہ روس امریکی سامراج کے خلاف شمالی ویٹ نام کی مدد کو تیار رہے گا۔

● نیویارک ۱۷ ؍نومبر۔ اقوام متحدہ کے بعض مبصروں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر چھاگلہ کے بھارت کے وزیر خارجہ بن جانے کے نتیجہ میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ کیونکہ نئے بھارتی وزیر خارجہ مسلمان ہونے کے باوجود پاکستان دشمنی میں بدنام ہیں۔ اور پاکستان کے خلاف تیز و تند تقریریں کرنے کے عادی ہیں۔

اقوام متحدہ کے حلقے پاکستان کے بارے میں ان کی معاندانہ روش سے اچھی طرح واقف ہیں اور سلامتی کونسل میں ان کی وہ تقریریں سن چکے ہیں جو شرافت سے عاری اور گالیوں سے بھرپور ہوتی ہیں۔ ان کے تقرر کا سن کر اقوام متحدہ میں ایک غیر ملکی مندوب نے کہا۔ چھاگلا کرشنا مینن ہیں لیکن مینن میں جو صلاحیتیں ہیں وہ ان سے عاری ہیں۔

● نیویارک ۱۷ ؍نومبر۔ پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ اقوام متحدہ ان ملکوں کی پالیسیوں کی جانچ پڑتال کرے، جو حق خودارادیت کی تحریکوں کو کچل رہے ہیں اور بین الاقوامی رائے عامہ کو مسلسل نظر انداز کر رہے ہیں، پاکستان کے نمائندے مسٹر جمیل حسن نے کل جنرل اسمبلی میں چیکوسلواکیہ کے نمائندہ کی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چیک مندوب نے حق خودارادیت کے تحفظ کے بارے میں جو کچھ کہا ہم اس سے پوری طرح متفق ہیں۔ اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ ایک ادارہ قائم کرے جو یہ معلوم کرے کہ کون ملک لوگوں کے حق خودارادیت کو غصب کئے ہوئے ہے اور نوآبادیاتی پالیسی پر چل رہا ہے۔ مسٹر جمیل نے کہا کہ ہم چیک قرارداد کے اس حصے سے بھی پوری طرح متفق ہیں کہ بین الاقوامی تعلقات میں دھمکیوں اور طاقت سے کام نہ لیا جائے۔ اس سے قبل چیک مندوب نے اپنی تقریر میں حق خودارادیت کی بحالی کے لئے عالمی سطح پر کوششیں تیز تر کرنے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے بہت سے ایسے ہیں جہاں کے لوگ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔

● لاہور ۱۷ ؍نومبر۔ بی اے اور بی ایس سی کے پارٹ اول و دوم کے وہ طلباء جو اس سال جون میں منعقد ہونے والے امتحان میں فیل ہو گئے تھے پنجاب یونیورسٹی نے انہیں آئندہ سال ۱۷ ؍جنوری کو سپلیمنٹری امتحان میں دوبارہ شرکت کی اجازت دے دی ہے اب یہ طلباء صرف انہی مضامین میں امتحان دیں گے جن میں وہ فیل ہوئے ہیں۔ اور جن کا ذکر ان کے رول نمبر کے ساتھ رزلٹ شیٹ میں بھی کیا گیا ہے ان طلباء کو دوبارہ امتحان دینے کی اجازت اکیڈمک کونسل کی سفارشات پر یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے دی ہے۔

یونیورسٹی کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ یونیورسٹی آئندہ امیدواروں کو اس سلسلے میں کوئی رعایت نہیں دے گی اور نہ ہی پارٹ ون اور پارٹ دوم کی بنیاد پر امتحانات لئے جائیں گے۔ اگر کوئی طالب علم اس ضمنی امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا تو اسے ۱۹۶۷ء میں سارے مضامین کا امتحان دینا ہو گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اگر کوئی شخص اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ یہ چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری کی گئی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے خاص سہولت

ہم نے دوستوں کی سہولت کیلئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے سامان اور قناتیں تیار کر لئے ہیں کرایہ پر حاصل فرمائیں

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس [illegible] چودہ روپے ۱۳۶۷۵

نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس ۹/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مقامی ادویات گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں۔

زینت چھپانے کے حکم میں چہرہ یقیناً شامل ہے

چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ سورۃ نور کی ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جن میں پردہ کا حکم ہے فرماتے ہیں:-

"اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنی ایک بیوی کے ساتھ جن کا نام صفیہؓ تھا شام کے وقت گلی سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی سامنے سے آ رہا ہے۔ آپؐ کو کسی وجہ سے شبہ ہوا کہ اس کے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ میرے ساتھ کوئی اور عورت ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کے مونہہ پر سے نقاب الٹ دیا اور فرمایا کہ دیکھو یہ صفیہؓ ہے (بخاری ابواب الاعتکاف و مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۸۵) اگر مونہہ کھلا رکھنے کا حکم ہوتا تو اس قسم کے خطرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ جنگ جمل میں فوج کو لڑا رہی تھیں اور ان کی ہودج کی رسیوں کو کاٹ کر گرا دیا گیا تو ایک خبیث الطبع خارجی نے ان کے ہودج کا پردہ اٹھا کر کہا کہ اوہو! یہ تو سرخ و سفید رنگ کی عورت ہے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں مونہہ کھلا رکھنے کا طریق رائج ہوتا۔ تو جب حضرت عائشہؓ ہودج میں بیٹھی فوج کو لڑا رہی تھیں اس وقت وہ انہیں دیکھ چکا ہوتا اور اس کے لئے کوئی تعجب کی بات نہ ہوتی۔

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں مونہہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے بیشک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کی صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنا لیا جائے۔ جس سے آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے۔ مگر چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔"

(تفسیر کبیر)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں ہمارے تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

افسر خزانہ
صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور احباب جماعت کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۶۶ء میں فرمایا تھا اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے حضور نے معین وعدے لئے تھے۔ گزارش ہے کہ ہر جماعت اپنے اسم وار تفصیلی وعدوں کی پہلی قسط فوراً مرکز میں بھجوا دے اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ جب فہرست مکمل ہو گی تو بھجوائی جائے گی۔ پہلی قسط کے بعد دوسری اور تیسری قسط تیار ہونے پر ارسال فرمائی جائے۔ امید ہے عہدیداران جماعت اس پر عمل کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(قائم مقام وکیل المال اول تحریک جدید)

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ رفیع الدین احمد صاحب کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین!

محترمہ سردار بیگم صاحبہ موصیہ ۲۳۵۵ اہلیہ محترم شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی۔ حال مرکزی سیکرٹری وہابایا کراچی مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۶۶ء کو کراچی میں وفات پا گئی تھیں۔ اس وقت انہیں کراچی میں ہی امانتاً دفن کر دیا گیا تھا۔ ۳ر نومبر ۱۹۶۶ء کو محترم شیخ رفیع الدین احمد صاحب ان کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لائے۔ ۴ر نومبر کو بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں مرحومہ کے تابوت کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ عام میں دفن کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الرحمن شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ!

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے عہدہ داران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ (ناظر بیت المال)

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے انتخابات

کالج کی بزم اردو کے انتخابات کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں:-

صدر	سید انور احمد ناہری
نائب صدر	خدا بخش
معتمد	منور احمد انیس
نائب معتمد	ملک مجیب الرحمن
نمائندگان	غلام حسن، خالد امیر

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴